بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۳۰ شہادت ۱۳۴۷ ہش یکم صفر ۱۳۸۸ھ ۳۰ اپریل ۱۹۶۸ء | نمبر ۹۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اپنے اندر زبردست تاثیر رکھتی ہے کوئی مشکل ایسی نہیں جو اس کے ذریعہ سے حل نہ ہو

بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جس کو دعا پر زندہ ایمان حاصل ہے

"قضاء و قدر پر تو ہمارا بھی ایمان ہے مگر کوئی یہ تو بتائے کہ خدا تعالیٰ نے وہ فہرست کس کو دی ہے جس سے معلوم ہو جاوے کہ فلاں کام اٹل ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ ان اسرار پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔ ظاہر بین ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایک شخص کو قبض ہے تو تربد اور کسٹرائل جب اس کو دیا جاوے گا تو اسے اسہال آجاویں گے اور قبض کھل جاوے گی۔ کیا یہ اس امر کا بیّن ثبوت نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک چیز میں تاثیرات رکھی ہوئی ہیں۔ ایسے ہی زمیندار دانے ڈالتا ہے اور پانی دے کر کھیت کی پرورش کرتا ہے تو اس کا کھیت پھلتا پھولتا ہے۔ پس جب تجارب سے ایک بات ثابت ہے تو خواہ نخواہ اس کی بحث میں پڑنا اور ایک کھلی حقیقت سے انکار کرنا نادانی ہے۔ دعا سے انکار کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ جس نقطہ پر دعا اثر کرتی ہے اس سے دُور رہ کر لوگ تھک کر دعا چھوڑ دیتے ہیں اور پھر ابتلا میں پڑ کر خود ہی نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں۔ کیونکہ جب تک کسی شے کی پوری خوراک استعمال نہیں کی جاتی تب تک کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا مثلاً اگر ایک شخص کو ایک روٹی کی بھوک یا ایک پیالہ کی پیاس ہے تو ایک دانہ یا ایک چھوہارہ یا ایک قطرہ یا ایک گھونٹ سے اس کی سیری ہرگز نہ ہوگی بلکہ سیر ہونے کے لئے چاہیئے کہ کافی پانی یا غذا کھائے۔ ایسے ہی جب تک دعا اپنے پورے آداب کے ساتھ نہ کی جاوے اور جس حد تک وہ درجہ استجابت طلب کرتی ہے اس حد تک نہ پہنچے اور اس میں بے دلی اور گھبراہٹ اور جلد بازی سے احتراز نہ کیا جاوے تب تک اس کا اثر بھی نہیں ہوتا۔ تھک جانا، گھبرانا، جلد بازی کرنا محرومی کی علامت ہے۔ دعا تو ایک ایسی شے ہے کہ کوئی مشکل ایسی نہیں جو اس کے ذریعہ سے حل نہ ہو، کوئی غم ایسا نہیں جو دعا سے زائل نہ ہو جائے، کوئی بیماری ایسی نہیں کہ جو اس کے ذریعہ سے دُور نہ ہو۔ میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ خیالی بات نہیں ہے میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ دنیا کی تنگیاں اور مشکلات جو کبھی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہوں اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ آسان کر دیتا ہے۔ دشمنوں کے منصوبوں سے یہ بچا لیتی ہے وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی سب سے بڑھ یہ کہ انسان کو پاک کر دیتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ پس بڑا خوش قسمت وہ انسان ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے۔ انسان ہر وقت ایک سیلاب میں پڑا ہوا ہے۔ صرف دعا ہی ایک ایسی شے ہے جو کہ اس کو اس سے نجات دلا سکتی ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

99

•— ربوہ ۲۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

•— اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس حال مقیم شکاگو کو وہاں ۱۵ اپریل ۱۹۶۸ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود جس کا نام صباح الدین رکھا گیا ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم رض کا پوتا اور محترم رشید احمد خان صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور نیک صالح خادم دین اور بلند اقبال بنائے آمین

•— ربوہ ۲۹ اپریل۔ ۲۷ اپریل کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ادا فرمائے۔ حضور کے مغرب کی باجماعت نماز پڑھانے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی بعدہ مکرم محمد احمد صاحب انور ایم۔ اے نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں علی الترتیب محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

"قریبی مسلط نہیں کئے
جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں"

کے موضوع پر، محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "تحریف بائیبل کی تاریخ" کے موضوع پر اور محترم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال (آمد) نے "ہمسایہ کے حقوق از روئے اسلام" کے موضوع پر ٹھوس اور پُر مغز مقالے پڑھے۔

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین کو زریں ارشادات سے نواز کر انہیں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا جب محترم قاضی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے تعلق میں خدائی بشارتوں کا ذکر کر رہے تھے۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ کیسی اہم اور عظیم ذمہ داریاں ہیں جو ان بشارتوں کی وجہ سے ہم پر عائد ہوتی ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۸ء

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

اللہ تعالیٰ نے مومن کی ایک صفت محسن بھی بتائی ہے۔ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ (بقرہ ۱۱۴)

یعنی جو بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے اور نیک کام کرنے والا بھی ہو تو اس کے رب کے ہاں بدلہ مقرر ہے اور ایسے لوگوں کو آئندہ کے متعلق کوئی خطرہ نہیں ہوگا اور نہ کسی سابق نقصان میں غمگین ہوں گے۔ (تفسیر صغیر)

اس آیہ کریمہ میں محسن کا لفظ مومن کے لئے اس معنی میں استعمال ہوا ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نیکی سے پیش آتا ہے۔ ان پر احسان کرتا ہے۔ الغرض احسان کے یہ خاص معنی اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے ہیں کہ ایک مومن کی صفت یہ بھی لازمی ہے کہ وہ خلق خدا کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ہو۔ یہ کوئی انفعالی چیز نہیں ہے بلکہ اور حیثیت رکھتی ہے۔ ہر مومن کے لئے لازمی ہے کہ وہ مخلوق خدا کے ساتھ نیکی کے ساتھ پیش آوے اور جس طرح وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرکے اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتا ہے۔ اسی طرح وہ انسانوں کے ساتھ بلکہ تمام مخلوق خدا کے ساتھ خواہ وہ حیوان ہو یا ایک کیڑا نیکی کے ساتھ پیش آوے دوسروں کی مشکلات میں ان کی مدد کرے۔ اگر وہ نادار ہوں تو ان کی ضروریات زندگی حتی الوسع پوری کرے۔ اگر کوئی اندھا ہے تو اس کی راہ نمائی کرے۔ کوئی اپاہج ہے تو اس کے لئے سہولتیں مہیا کرے۔ یہ گویا مومن کا لازمہ ہے۔ اس کے بغیر مومن مومن نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں متقی کی تعریف میں فرمایا ہے۔

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (بقرہ)

یعنی ہم نے جو کچھ اس کو دیا ہے اس کو دوسروں کے لئے خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو صرف روزی کمانے کے لئے اعضا ہی نہیں دیئے بلکہ اور بہت سے قوے دیئے ہیں۔ مثلاً علم حاصل کرنے کے قوے وغیرہ۔ اگر کسی دوسرے کو روپیہ پیسہ کی مدد کی صحیح ضرورت ہو تو ایک مومن کا اگر وہ واقعی مومن ہے تو فرض ہے کہ وہ اس کی مدد کرے۔ خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح کی بہت سی ضروریات ہیں جو ہم خداداد قوتوں کے ذریعہ دوسروں کی پوری کرسکتے ہیں۔

الغرض دوسروں پر احسان کرنا مومن کی ایک لازمی صفت ہے۔ اور یہ صفت اسی وقت پیدا ہوسکتی ہے جب انسان متقی ہوتا ہے۔ ایک غیر متقی فاسق و فاجر انسان اگر دوسرے پر محض اس لئے احسان کرتا ہے کہ اپنی بڑائی جتلائے اور جس پر احسان کیا ہے اس کی تحقیر اس کا مدعا ہو یا محض شہرت طلبی کے جذبہ سے متاثر ہوکر دوسروں پر احسان کرتا ہے۔ تو یہ احسان نیکی نہیں کہلا سکتا اور نہ یہ

لَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کے اجر کا مستوجب ہے اور نہ وہ خوف و حزن سے مبرا ہوسکتا ہے۔ الغرض انسان کے لئے لازمی ہے کہ وہ بے غرضانہ ہو جس احسان نما فعل میں ذرا سی بھی نمائش یا تکبر ہوگا اس کی اسلام میں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی قدر نہیں بلکہ وہ بعض اوقات ایسا نام نہاد احسان انسان کی تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔

اسلام میں احسان کے بہت وسیع معانی ہیں۔ ہم یہاں صرف وہ محدود معانی لے رہے ہیں جو عرف عام میں احسان سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل شعر میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے ؎

جو احسان کرکے جتانے لگے
وہ اپنے کئے کو مٹانے لگے

یعنی احسان ایک ایسی نازک اور باریک نیکی ہے کہ اس میں ذرا سی بھی دنیوی ملونی اس کا تمام اثر کھو دیتی ہے۔

احسان اس وقت اپنے معراج کو پہنچ جاتا ہے۔ جب اپنے ایک دشمن کے ساتھ کیا جاوے جو ہمیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ مگر ہم اس کو بدی کا بدلہ نیکی سے دیتے ہیں۔ جیسا کہ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی واقعات ہیں۔ ایک یہ واقعہ ہے کہ آپ ایک درخت کے تلے سوئے پڑے تھے کہ ایک دشمن جس کے پاس تلوار بھی وہاں آگیا۔ آپ نے جب دیکھا تو دشمن بڑے کبر و نخوت سے کہنے لگا۔ بتاؤ اب تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بلا جھجک فرمایا "میرا خدا" آپ کے اس کلام کا ایسا اثر تھا کہ دشمن کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر پڑی جو آپ نے اٹھالی۔ اور اسی سے گویا ہو کر فرمایا تھا۔ اب تجھ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ بولا آپ ہی مہربانی فرما سکتے ہیں۔ آپ نے تلوار دشمن کو لوٹاتے ہوئے فرمایا کمبخت تو بھی کہہ کہ "میرا خدا"۔

یہ احسان کا معراج تھا اور یہی وہ مقام ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

بات یہ ہے کہ ایسا احسان وہی انسان کرسکتا ہے۔

مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ

جس نے اپنے آپ کو کلی طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا ہو۔ یہی مقام ہے جو ہمارے سامنے معیار کے طور پر اسوۂ رسول اللہ میں رکھا گیا ہے۔ جس معیار پر پورا اترنا ہی ہماری منزل مقصود ہونی چاہیئے۔

اس سے نیچے کا درجہ کا احسان وہ احسان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں پیش کیا۔

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (رحمٰن ۶۱)

یعنی کیا احسان کا بدلہ سوائے احسان کے اور کچھ ہوسکتا ہے۔

ایک تو وہ احسان ہے جو کسی بدلہ کے خیال سے نہیں بلکہ بغیر کسی فائدہ کو مدنظر رکھ کر کیا جاوے۔ ایسے احسان کی شان پیغمبرانہ شان ہے۔ تاہم ایک مومن کے لئے اتنا تو نہایت ضروری ہے کہ وہ احسان کا بدلہ احسان سے دے۔ اللہ تعالیٰ انسان پر بے انتہاء رحمتوں کا بیان فرما کر کہتا ہے کہ

تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کروگے

حالانکہ ہم نے جو نعمتیں تم کو بخشی ہیں ان کے لئے تم کو چاہیئے تھا کہ ہمارا شکر بجالاتے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو ایسی ہے جس سے کسی غرض کے بغیر ہی ہم کو محبت کرنی چاہیئے۔ خیر۔ اگر اتنا نہیں ہوسکتا تو ان نعمتوں کے لئے ہی اس کا شکر گزار ہونا چاہیئے جو اس نے ہمیں عطا کی ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی انسان ہم پر کوئی احسان کرتا ہے تو ہمیں اتنا تو کرنا چاہیئے کہ احسان کا بدلہ احسان سے دیں نہ کہ احسان کا بدلہ کچھ بھی نہ دیں۔ بلکہ بعض اوقات بد سرشت لوگ تو احسان کا بدلہ بھی بدی سے دیتے ہیں۔ ایسے لوگ وہی ہوتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ پر حقیقتاً ذرا سا بھی ایمان نہیں ہوتا۔ خواہ وہ کتنی عبادت کریں۔ اور اطاعت کے حق کا خواہ کتنا ہی اظہار کریں جو انسان نہ صرف یہ کہ احسان کا بدلہ احسان نہیں دیتا بلکہ بدی سے دیتا ہے۔ وہ مومن تو کیا انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں ہے۔ دنیا میں ایسے شقی القلب لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ جو احسان کا بدلہ بھی بدی سے دیتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ تو عام نہیں کہ جو دوسرے کے احسان کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اور ہمیشہ خود غرضی کو مدنظر رکھتے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵۰

ہیضہ ــــــ ایک مہلک وبائی مرض

(از مکرم مرزا منصور احمد صاحب ہومیو سرگودھا)

آجکل مغربی پاکستان کے کئی اضلاع میں ہیضہ کی وبا پھیلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے بہت سی قیمتی جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے اور اگر اس مہلک مرض کا وقت پر سدّباب نہ کیا گیا تو زیادہ تباہی کا موجب بن جائے گا اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مرض کے متعلق ضروری معلومات اور حفظِ ماتقدم کے طور پر اختیار کی جانے والی تدابیر کا ذکر کر دیا جائے تاکہ ہر کس و ناکس ان سے مستفید ہو کر اپنے طور پر اس مرض سے دفاع کر سکے۔

وجوہاتِ مرض

یہ مرض ان جراثیموں سے تعلق رکھتا ہے جن کا مرکز جسمِ انسانی میں انتڑیاں ہیں اس لئے یہ زیادہ تر ان علاقوں میں پھیلتا ہے جن میں صفائی کا خاص خیال نہیں رکھا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایشیا اس مرض کا ہمیشہ سے مسکن رہا ہے جہاں کے لوگ حفظانِ صحت کے اصولوں کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے۔ یہ مرض عموماً غذائی بد احتیاطی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر مریض شخص کی قے اور دستوں وغیرہ کے جراثیموں سے نہایت تیزی کے ساتھ وبائی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ نمدار زمین ترکاریاں اور پانی ان جراثیموں کو کافی مدّت تک محفوظ رکھنے کا کام دیتے ہیں۔ مریض شخص کے وہ کپڑے جن پر قے یا دست لگ گئے ہوں یا مکھیاں جو ان پر بیٹھ چکی ہوں بیماری کے جراثیموں کے بڑے بڑے سٹوروں کا کام دیتے ہیں۔ اور اگر دھوپ یا گرمی سے یہ جراثیم مر نہ جائیں تو کئی کئی روز تک اِن گندہ آلودہ کپڑوں میں زندہ موجود رہتے ہیں اور دوسرے اشخاص تک اِس مرض کے پہنچنے کا باعث بنتے ہیں۔ وبائی ایام میں خاص طور پر گندے پانی۔ لسی۔ دودھ اور گلے سڑے پھلوں و ترکاریوں کا استعمال۔ تنگ و تاریک۔ روشنی و ہوا سے محروم۔ مکانوں میں رہائش۔ زیادہ آدمیوں کا تنگ جگہ میں رہنا۔ سخت جسمانی کمزوری۔ پریشانی۔ تفکّر۔ فوری جذبات اور صدمے وغیرہ ایسے دیگر اسباب ہیں جن سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا زیادہ خدشہ ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض

وبائی دنوں میں تو اِس مرض کی تشخیص مشکل ہے۔ طبیعت کے بوجھل پن کے ساتھ قے یا دست کا آنا ایک موٹی علامت ہے۔ بہتر یہی ہوتا ہے کہ اس علامت کے ظاہر ہوتے ہی فوری طور پر علاج معالجہ کی طرف توجہ دی جائے۔ اور کسی قسم کے شک و شبہ میں پڑا نہ جائے۔ عام طور پر اس مرض کی مختلف درجوں کے لحاظ سے مندرجہ ذیل علامات ہوتی ہیں۔

پہلا مرحلہ:- ۱۔ طبیعت کی سُستی اور بوجھل پن۔ بھوک میں کمی۔ کام کاج کو جی نہ چاہنا ۲۔ سر بھاری اور متلی کا ہونا ۳۔ اِن دونوں علامتوں کے بعد متلی اور قے کا پیدا ہونا۔

وبائی ایام میں ان علامات کا مطلب ہیضہ کی ابتدا ہے۔ عام دنوں میں کوئی دوسری بیماری بھی ہو سکتی ہے۔

دوسرا مرحلہ:- اس مرحلہ میں مرض واضح طور پر شروع ہو جاتا ہے۔ موٹی علامتیں دستوں کے ساتھ قے کا آنا اور عضلات میں اینٹھن ہوتا ہے۔ دیگر علامات یہ ہیں۔
۱۔ بڑے بڑے پانی کے سے دست بار بار آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ۲۔ دستوں کے ساتھ کسی قدر مروڑ۔ درد شکم اور ریاح ہوتی ہے۔ ۳۔ دستوں کا رنگ سفید (چاولوں کی پیچ کی مانند) ہوتا ہے۔ ان میں بعض اوقات خون بھی شامل ہوتا ہے۔ ۴۔ دستوں کے ساتھ شدید قے اور عضلاتی اینٹھن شروع ہو جاتی ہے۔ ۵۔ نبض کا ندارد ہوتا پایا جاتا ہے۔ ۶۔ معدہ کوئی غذا یا پانی قبول نہیں کرتا۔ اور قے کر دیتا ہے۔ ۷۔ زبان خشک اور پیاس کی شدت۔ ۸۔ جسم عموماً ٹھنڈا ہوتا ہے لیکن بعض اوقات حرارت بھی ہو جاتی ہے۔

تیسرا مرحلہ:- اِس مرحلہ کی مدّت عموماً چند گھنٹوں سے دو دن تک ہوتی ہے۔ علامات یہ ہیں۔
۱۔ مریض رطوباتِ جسمانیہ کے بہت زیادہ اخراج کی وجہ سے انتہائی لاغر اور نڈھال ہو چکا ہوتا ہے نبض بالکل محسوس نہیں کی جا سکتی۔
۲۔ حرارت غریزی یعنی درجہ حرارت بالکل کم ہو جاتا ہے۔ تمام جسم برف کی مانند ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور تقریباً تمام جسم پر ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں نیلاہٹ آ جاتی ہے۔
۳۔ مریض باوجود جسم ٹھنڈا ہونے کے گرمی سی محسوس کرتا ہے اور کپڑے اتارنے کی کوشش کرتا ہے۔
۴۔ دیگر رطوبات مثلاً پیشاب۔ تھوک صفرا وغیرہ بالکل بند ہو جاتا ہے۔
۵۔ سانس لینے میں دقّت پیش آتی ہے اور بےچینی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور آخرکار بےہوشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔

اگر اس مرحلہ میں قے اور دست بتدریج کم ہو کر رُک جائیں تو یہ حالت عموماً مہلک ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اِس حالت میں خون کے دورہ کے یکدم رُک جانے سے قے اور دست بھی رُک جاتے ہیں۔

چوتھا مرحلہ:- اگر مریض اٹھارہ گھنٹے تک زندہ رہے تو عموماً حالت سدھرنے لگتی ہے۔ دست و قے کم ہو کر پیشاب شروع ہو جاتا ہے۔ اینٹھن اور تنگیٔ نفس بھی دور ہو جاتی ہے۔ جسم میں طاقت آ کر نبض محسوس ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اور جسم کا رنگ دوبارہ سرخی مائل ہونے لگتا ہے۔ مریض کو سکون والی نیند آنے لگتی ہے۔

(نوٹ) یہ مراحل الگ الگ بیان کئے گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مرض کا حملہ یکدم ظاہر ہو جائے۔ اور دیگر پیچیدگیاں بھی ہمراہ ہوں۔ اس کے علاوہ کئی ایک تکالیف مثلاً بخار، شکم میں درد۔ پیچش۔ کھانسی۔ تلی میں ورم وغیرہ بھی ہیضہ کے بعد نمودار ہو سکتی ہیں۔

ہیضہ کی کئی ایک اقسام ہیں۔ معمولی ہیضہ مندرجہ بالا ترتیب کے ساتھ آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے لیکن ہیضہ کی ایک قسم "فاسد ہیضہ" کی علامات نہایت تیز ہوتی ہیں اور یہ قسم زیادہ تباہی کا بھی موجب بنتی ہے۔ ایسے ہیضہ میں مریض پر سخت مُردنی چھا جاتی ہے اور کمزوری کے ساتھ جسم یکایک ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ چاولوں کی پیچ کی مانند دست شروع سے آنے لگتے ہیں۔ اینٹھن بھی شروع سے ہی نمایاں ہوتی ہے اور عام ہیضہ کی دیگر تمام علامات میں شدّت پیدا ہو جاتی ہے۔

عام احتیاطی تدابیر

وبا کے دوران اگر مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں تو اِس مرض سے کما حقہٗ بچاؤ ہو سکتا ہے اور اس کو پھیلنے سے بھی روکا جا سکتا ہے۔

۱۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ گھروں اور اردگرد کے ماحول سے گندگی کے ڈھیروں کو اٹھوا کر مناسب جگہ پھینکوا دیا جائے تاکہ مکھیاں ان سے بیماری کے جراثیم حاصل کر کے بیماری کو پھیلانے کا موجب نہ بنیں۔
۲۔ مکانوں میں مناسب وقفہ کے ساتھ گندھک کی دُھونی دینی چاہئیے۔ باقی چیزوں کی نسبت زیادہ مفید رہتی ہے۔
۳۔ خورد و نوش کی اشیاء کو ڈھانپ کر رکھیں اور باورچی خانہ کی صفائی کا خیال رکھیں۔ کھانے کی پبلک جگہوں میں اس کا عموماً خیال نہیں رکھا جاتا۔
۴۔ بیت الخلاء کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ گندگی کو ڈھانپ کر رکھیں۔ اگر ممکن ہو تو روزانہ فینائل کا استعمال کریں۔ میسر ہو سکے تو گندھک کی دُھونی دیتے رہتی ہے۔
۵۔ تفکّر۔ پریشانی اور کاموں کی زیادتی سے بچیں۔ روزانہ اپنے مطابق ہلکی ورزش کریں۔

غذائی احتیاطیں

۱۔ وبا کے موسم میں ہلکی پھلکی اور زود ہضم غذا کا استعمال مفید رہتا ہے۔ کھانا ہمیشہ گرم کرکے کھانا چاہیئے۔ ثقیل۔ باسی اور ٹھنڈی غذا سے پرہیز کریں۔

۲۔ پانی کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ کنویں یا ٹینکی وغیرہ میں پوٹاشیم پرمینگنیٹ (لال دوائی) مناسب طور پر ڈالنی بہتر رہتی ہے۔ گھروں میں پانی کے برتن ڈھانک کر رکھیں۔ پینے کے پانی میں فولاد کے ٹکڑے ڈالنے مفید رہتے ہیں (اس مقصد کے لئے ریتی کا لوہا سب سے بہتر رہتا ہے۔ پرانی بے کار ریتی حاصل کر لی جائے۔) پانی کو اُبال کر پینا بھی احتیاطی پہلو ہے۔

۳۔ گلی سڑی اور کچی سبزیوں اور پھلوں کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ امرود کھیرا۔ککڑی اور زیادہ پکا ہوا کیلا بالکل نہ کھائیں۔

۴۔ ٹھنڈے مشروبات۔ دہی۔ لسی (خاص طور پر دودھ کی کچی لسی) وغیرہ سے پرہیز کریں۔ برف ملائی وغیرہ بھی بہت مضر ہیں۔ دودھ پینے کے وقت ہمیشہ جوش دے کر استعمال کریں اور ممکن ہو تو تازہ دودھ ہی استعمال کریں۔

۵۔ اس موسم میں خالی پیٹ رہنا مضر ہے۔ مناسب ہلکی پھلکی غذا کا استعمال ضرور کریں۔

۶۔ ایک یہ بھی احتیاط کریں کہ اتنے حد سے زیادہ محتاط نہ بن جائیں کہ جینا ہی حرام ہو جائے۔

علاج معالجہ

راقم الحروف ذاتی طور پر تو ہومیوپیتھی طریقِ علاج کا حامی ہے۔ کیونکہ ہیضہ جیسے وبائی مرض میں جہاں ایلوپیتھی طریقِ علاج کے ذریعہ ۵ فیصد تک اموات ہو جاتی ہیں وہاں پر صحیح ہومیوپیتھی علاج کروانے سے یہ صرف ایک فیصد تک ہی رہ جاتی ہے۔ (وھوالشافی)۔ بہرحال تینوں نقطہ نظر (ایلوپیتھی۔ طب یونانی اور ہومیوپیتھی) پیش کئے جاتے ہیں۔ اس جگہ علاج معالجہ سے یہ مراد نہیں کہ تمام علاج اپنے ہاتھ میں لے کر نیم حکیم خطرہ جان کا مصداق بنا جائے بلکہ حفظِ ماتقدم کے طور پر استعمال ہونے والی ادویات کا ذکر کیا جائے گا۔ جب اس امر کا علم ہو جائے کہ کیس ہیضہ کا ہے (وبائی ایام میں تو فوراً اندازہ ہو جاتا ہے) تو بغیر کسی توقف کے کسی ماہر ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہیئے ورنہ نقصان کا موجب ہو گا۔

ایلوپیتھی طریقِ علاج

اس میں سب سے بہتر علاج ہیضہ کا ٹیکہ ہے۔ یہ ٹیکہ وبائی ایام کے شروع میں ہی لگوا لینا چاہیئے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کا اثر کچھ دنوں کے بعد شروع ہوتا ہے اس لئے ٹیکہ لگوانے کے بعد فوراً مطمئن نہ ہو جانا چاہیئے بلکہ کچھ روز (سات سے پندرہ دن) تک محتاط رہنا چاہیئے۔ اس طریقِ کار میں ٹیکہ سے بہتر احتیاطی علاج اور کوئی نہیں۔ اور ہمارے ماحول کے مطابق آسان بھی رہتا ہے۔ یہ ٹیکہ ہر شہر کے کمیٹی گھر میں مفت لگایا جاتا ہے۔

طبِ یونانی

۱۔ غذا میں سرکہ۔ پیاز۔ پودینہ اور لیموں کا استعمال بہت مفید ہے ان سے انتڑیوں کے مضر جراثیم مر جاتے ہیں۔

۲۔ ان دنوں میں سُرخ مرچ (بشرطیکہ طبیعت کو نقصان نہ دے) کا استعمال زیادہ کریں۔ یہ ہیضہ کے لئے تریاق ہے۔

۳۔ پاکستان طبی کانفرنس نے ایک نسخہ شائع کیا تھا یہ بھی عام طور پر استعمال کرتے رہنا مفید ہے۔

نسخہ:۔ چھوٹی الائچی تین عدد۔ سونف۔ پودینہ۔ دارچینی تین تین ماشہ۔ ہر چہار ادویہ کو ایک پاؤ پانی میں بھگو کر جوش دیں جب پانی نصف رہ جائے تو چینی ملا کر پئیں۔

۴۔ اگر اور کچھ نہ ہو تو دارچینی اور ایک آدھ چھوٹی الائچی کو پانی میں جوش دیں اور عام چائے بنانے کے لئے استعمال کریں۔ اس کا روزانہ استعمال مفید رہتا ہے۔

ہومیوپیتھی طریقِ علاج

وبائی ایام میں اگر ہومیوپیتھی دوائی حفظِ ماتقدم کے طور پر استعمال کی جائے تو بہت حد تک مرض کا حملہ ہونے نہیں پاتا۔ ہومیوپیتھی علاج سستا ہونے کے ساتھ ساتھ آسان ہونے کی وجہ سے ہر گھر میں شروع کیا جا سکتا ہے

۱۔ کیمفر مدر ٹنکچر:۔ عام طور پر ایک دو قطرے روزانہ ایک چمچی کھانڈ پر ڈال کر استعمال کریں (پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے متلی پیدا کرتا ہے زیادہ وبائی دنوں میں دو تین قطرے دن میں دو تین بار استعمال کریں۔ یہ دوائی بہت ہی مفید ہے اور ہیضہ کے ابتدائی درجہ میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ ہیضہ کے شروع میں ہی اس ایک دوائی کے استعمال سے کافی حد تک مرض کو روکا جا سکتا ہے۔

(نوٹ) اگر اس دوائی کے زیادہ استعمال سے یا متلی ہونے کی وجہ سے ہیضہ سے ملتی جلتی علامات پیدا ہو جائیں تو کافیا ۳۰ طاقت یا اوپیم ۳۰ طاقت کی چند ایک خوراکوں سے درست ہو جاتی ہیں۔

۲۔ سلفر ۶ طاقت کی دو خوراکیں روزانہ استعمال کرنے سے ہیضہ کی وبا کا ڈر نہیں رہتا۔ پسی ہوئی گندھک (سلفر) کی ایک آدھ چٹکی جوتی کے اندر ڈال دینا بہت مفید رہتا ہے۔

۳۔ کیوپرم ۳۰ طاقت حفظِ ماتقدم کے طور پر دن میں ایک خوراک استعمال کر سکتے ہیں۔ تانبے (کیوپرم) کا ایک ٹکڑا تین انچ لمبا اور دو انچ چوڑا ناف پر مسلسل باندھنے سے ہیضہ کا خارشہ نہیں رہتا۔ ان دنوں میں تانبے کی انگوٹھی پہننی بھی مفید رہتی ہے۔

۴۔ ویریٹرم البم ۳۰ طاقت بھی روزانہ ایک خوراک استعمال کرنا مفید ہے۔

مندرجہ بالا ادویات میں سے کسی مناسب دوائی کے استعمال سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ہیضہ کی وبا کا ڈر نہیں رہتا۔ اگر کوئی کیس بڑھا ہوا ہو تو فوراً کسی قابل ہومیو ڈاکٹر کے پاس لے جائیے۔

نوٹ:۔ مرض کے دوران ہومیوپیتھک دوائی کا استعمال ڈاکٹری مشورہ کے بغیر ہرگز نہ کریں۔

مرض کے دوران احتیاطیں

۱۔ ہیضہ کے حملہ کے دوران مریض کو کوئی غذا نہ دینی چاہیئے۔ ورنہ قے ہو کر تکلیف بڑھے گی۔

۲۔ جب کمزوری بڑھ جائے تو ڈاکٹری مشورہ کے ساتھ گلوکوز مناسب شکل (حقنہ وغیرہ کے ذریعہ) میں دیا جا سکتا ہے۔

۳۔ صحتیابی کے دوران غذا کی خاص احتیاط کرنی چاہیئے ورنہ پیچیدگی پیدا ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں آش جو Barley water مفید رہتا ہے۔

۴۔ مریض کے تمام بھیگے ہوئے کپڑے دھوپ میں بالکل خشک کر دینے چاہئیں قے اور دستوں کو مٹی یا چونے سے ڈھانپ دینا چاہیئے۔

۵۔ مرض کے دوران مریض کو کھلی۔ ہوادار اور روشنی والی جگہ رکھنا چاہیئے۔

۶۔ مریض کا جسم ٹھنڈا ہو جائے تو مریض کے شکم۔ ٹانگوں اور پاؤں پر گرم پانی کی بوتلیں رکھنی یا لگانی چاہئیں تاکہ مریض کے جسم میں گرمی موجود رہے۔

۷۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مریض کے سامنے کبھی بھی خوف۔ پریشانی۔ گھبراہٹ یا اضطراب کا اظہار نہ کرنا چاہیئے۔ یہ امور صحتیابی کے لئے انتہائی مضر ہیں۔

آپ کے گھر میں
تریاقِ کبیر کی ایک شیشی ہر وقت موجود رہنی چاہیئے تاکہ پیٹ درد، ہیضہ، متلی اور دستوں کا فوری علاج کیا جا سکے۔
قیمت فی شیشی — ایک روپیہ
تیار کردہ دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قطعہ

مرا کیا مول؟ مٹی کا ہوں ساغر
تری صہبا سے میری آبرو ہے
مرے ساقی! مجھے اِس انجمن میں
فقط تیری نگہ کی آرزو ہے

(سعید احمد اعجاز)

۱۵۱

ہمارا نصب العین — خدمتِ خلق

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دُور
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں

اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

(المصلح الموعودؓ)

(از محمد منظور صادق ایم اے) گرمولہ وِرکاں ضلع گوجرانوالہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مخاطب ہے کہ لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا ط اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ یعنی میں اس کام کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر اس ہستی کے سوا جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور کسی کے ذمہ نہیں ہے۔

پھر یوں بھی فرمایا کہ لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مَالًا ط میں اس کے عوض تم سے کسی مال اور دولت کا خواہشمند نہیں اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ۔ میرا اجر اللہ کے سوا اور کسی کے ذمہ نہیں۔ مخلوق خدا میں سے بھولے بھٹکے نوع بشر کو راہ راست پر لانے کی یہ وہ بے لوث خدمت ہے جو ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کے بندے بجا لاتے ہیں۔ انبیاء اور ان کی جماعتوں کی بعثت کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ "خدمتِ خلق" کریں اور بغیر کسی ذاتی مفاد یا لالچ کے دنیا کے حقیقی غمخوار اور مخلص خادم ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا:۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
وَفَخْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
("تذکرہ")

یعنی اے جماعت احمدیہ اور ہمارے مسیح و مہدی کی طرف منسوب ہونے والی جماعت! تم اس زمانہ میں بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے فائدہ یعنی "خدمتِ خلق" کے لئے پیدا کی گئی ہو اور مومنوں کے لئے باعثِ فخر ہو۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد بنی نوع انسان کی بے لوث "خدمت" ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند اقتباس ہدیہ قارئین ہیں۔

(۱) "خدمتِ خلق سے خدمتِ احمدیت مراد نہیں۔ خدا تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ تم اس کے سارے بندوں کی خدمت کرو خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں۔ اگر تمہارا کوئی دشمن بھی ہے تو بھی اس کی مصیبت کے وقت مدد کرو۔"

(۲) "خدمتِ خلق کے کام میں جہاں تک ہو سکے وسعت اختیار کرنی چاہیئے اور مذہب اور اقوام کی حد بندی کو بالائے طاق رکھ کر ہر مصیبت زدہ کی مصیبت دور کرنا چاہیئے خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی ہو یا سکھ۔"

(۳) "...... پس غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور بے کسوں کی۔ تا دنیا کو معلوم ہو کہ احمدی کتنے بلند ہوتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہ تم سب سے بہترین جماعت ہو اور تمہارے وجود کا مقصد یہ ہے کہ تم بنی نوع انسان کی خدمت کرو۔ صحابہ کرام نے بنی نوع انسان کی خدمت کا وہ حق ادا کیا کہ جس کی مثال کسی اور قوم میں تلاش کرنی عبث ہے۔ صحابہ کرامؓ نے مخلوق کی ہمدردی اور بھلائی کے لئے اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔ خود بھوکے رہے مگر اپنے بھائی کو کھانا کھلایا۔ خود تکلیف اٹھائی مگر اپنے ساتھی کو آرام مہیا کیا۔ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر تم یہ کام کرو تو گو دنیا میں تمہارا نام کوئی جانے یا نہ جانے .... مگر خدا تمہارا نام جانے گا۔ اور جس کا نام خدا جانتا ہو اس سے زیادہ مبارک اور خوش قسمت کوئی نہیں ہو سکتا۔"

گزشتہ انبیاء اور ان کی مقدس جماعتوں کی طرح ہمیں بھی مسلسل جدوجہد اور انتھک محنت کے علاوہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں اس کام کے معیار اور رفتار کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ وہ ہے جو کام کا زمانہ ہے۔ جب دوسرے وقتوں میں بھی جو کام کا وقت نہیں ہوتا انسانی زندگی کا ماحصل کام کرنا ہے تو پھر اس زمانہ میں جو کام ہی کا زمانہ ہے کام کی اہمیت کتنی بڑھ جاتی ہے۔ اور پھر اُن لوگوں کا کیا حال ہونا چاہیئے جنہیں اس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہو کہ وہ کام کریں اور کرتے چلے جائیں۔ جس طرح شہد کی مکھیاں سارا دن شہد جمع کرنے میں مشغول رہتی ہیں۔ جس طرح چیونٹیاں سردی کے موسم کے شروع میں غلہ جمع کرنے میں مشغول رہتی ہیں اسی طرح ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی اشاعت اور اسلام کی ترقی کے لئے رات اور دن کام کرتی چلی جائے اور اس کام کو اتنی تندہی کے ساتھ سرانجام دے کہ جو شخص بھی انہیں دیکھے وہ یہ نہ سمجھے کہ یہ انسان ہیں بلکہ وہ یہ سمجھے کہ یہ شہد کی مکھیاں ہیں جو اپنے چھتہ میں شہد جمع کر رہی ہیں یا چیونٹیاں ہیں جو سردی کے موسم کے لئے غلہ جمع کرنے میں لگی ہوئی ہیں اور ان کو سوائے اس کام کے اپنے تن من دھن کی کوئی ہوش نہیں۔"

پس ہماری جماعت کا فرضِ منصبی خدمتِ خلق ہے۔ بالآخر حضور رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں ہی عرض ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اپنے فرائض کو سمجھو اور اپنی زندگی پر غور کرتے رہو کہ وہ نہایت محدود ہے لیکن کام جو آپ لوگوں کے سپرد کیا گیا ہے ہزاروں سال کا ہے لیکن اسے ستر اسی سال میں ختم نہ کیا گیا تو اس کا پورا ہونا ناممکن ہو جائے گا یا جتنی بھی فتح حاصل کی گئی بیکار اور ضائع ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس دن سے محفوظ رکھے۔" آمین

سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش

جماعت سے تبدیل ہونیوالے احباب کے متعلق جو اطلاعات سیکرٹریان مال نظارت بیت المال آمد میں بغرض تبدیلی بجٹ وقتاً فوقتاً بھجواتے ہیں۔ ان میں یہ بھی وضاحت تحریر کیا کریں کہ متعلقہ دوست کس ماہ پہلی جماعت سے دوسری جگہ تشریف لے گئے ہیں، اور اب نئی جگہ پر ان کا موجودہ مکمل پتہ کیا ہے۔ ایسی اطلاعات سال کے آخر پر جمع کر کے بھجوانے کی بجائے ساتھ کے ساتھ یعنی ہر دوست کی تبدیلی کے وقت بھجوا دی جایا کریں۔ اگر کوئی جماعت اس بارہ میں غفلت کرے گی تو سال کے آخر میں اُن کا بجٹ کم نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اس طرح تو اس کی کوتاہی خواہ مخواہ کسی دوسری جماعت کے ذمہ جا پڑے گی۔

۲۔ نئی جگہ کے پتوں کے متعلق بعض عہدہ دار یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ جانیوالے احباب انہیں اپنے نئے پتے بتا کر نہیں جاتے یہ تو درست ہے کہ بعض احباب عہدہ داروں کو اپنے نئے پتے نہ بتا کر جانے ہوں گے۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ ہر جانے والا دوست کہیں بھی اپنا پتہ نہ چھوڑ جاتا ہو صرف دلچسپی اور محنت کی بات ہے اگر عہدہ دار کوشش کریں تو ہر جانے والے کی پہلی رہائش گاہ یا اسکے ہمسایوں سے یا اس کے ملنے جلنے والوں سے یا اس کے سابقہ دفتر سے نیا پتہ مل جانا چاہیئے ایسا نہایت ہی شاذ ہوگا۔ کہ پتہ نہ ملے عہدیداروں کو سوچنا چاہیئے کہ آیا نئی جگہ سے پتہ لگنے کا زیادہ امکان ہے یا پرانی جگہ سے مثلاً ایک شخص کراچی سے لاہور تبدیل ہو جاتا ہے تو کیا اسکا نیا پتہ لاہور میں آسانی سے مل سکتا ہے۔ یا کراچی میں ظاہر ہے کراچی میں ہی ملے گا لاہور کے عہدہ دار اس بارہ میں کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن کراچی والے کوشش کریں تو اس دوست کا پورا کا مکمل پتہ ملنا مشکل نہیں۔ پس عہدہ داروں کو چاہیئے کہ ایسے احباب کے نئے پتے پوری کوشش اور محنت سے دریافت کر کے نظارت ہذا کو اطلاع دیا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر بیت المال)

گمشدہ رقم

مورخہ ۲۷/۴/۶۳ بروز ہفتہ میرے بتیس روپے احاطہ دفتر وقف جدید سے کر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے درمیان کہیں گر گئے ہیں اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ (پتہ:۔ قمر احمد مکان نمبر ۱۶ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ)

وقفِ عارضی کے واقفین کی فہرست

وقف عارضی کے واقفین جو مقررہ جماعت میں اپنا فریضہ ادا کر چکے ہیں اور ان کی رپورٹ دفتر میں پہنچ جاتی ہے ان کے اسماء تحریک دعا کے طور پر شائع کئے جاتے ہیں نیز دوسرے احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس مبارک تحریک میں شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ دو ہفتے سے لیکر چھ ہفتے تک وقف کیا جا سکتا ہے۔ واقف اپنے خرچ اور کرایہ پر مقررہ جماعت میں جاتا ہے اور تعلیم قرآن مجید اور تربیت کا فرض ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے غلبہ اسلام کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اس سال ۱۹۶۸ء کے لئے سات ہزار واقفین کا مطالبہ فرمایا ہے آپ بھی امام وقت ایدہ اللہ بنصرہ کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ پاکستان)

۲۴۴۴ مکرم مہدی شاہ صاحب سانگھڑ ضلع شیخوپورہ
۲۴۴۵ مکرم میاں نذیر احمد صاحب دھاروال ضلع گجرات
۲۴۴۶ مکرم صوبیدار احمد خان صاحب کھاریاں ضلع گجرات
۲۴۴۷ مکرم محمد الطاف صاحب جہانگیر پورہ پشاور
۲۴۴۸ مکرم نثار احمد فاروقی رسالدار سٹریٹ پشاور
۲۴۴۹ مکرم مظفر احمد صاحب خادم چک نمبر [illegible] ضلع جھنگ
۲۴۵۰ مکرم علی محمد صاحب نوکوٹ ضلع تھرپارکر
۲۴۵۱ مکرم حاجی حسن محمد صاحب بلوچ نور نگر فارم ضلع تھرپارکر
۲۴۵۲ مکرم چوہدری علی احمد صاحب نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر
۲۴۵۳ مکرم عبد اللطیف صاحب شریف آباد ضلع تھرپارکر
۲۴۵۴ مکرم محمد حسین صاحب چک نمبر ۲۶ ج ب کلاں لائل پور
۲۴۵۵ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب ظفر لاہور
۲۴۵۶ مکرم چوہدری فضل محمد صاحب صوبیدار چک نمبر ۳۲۴ ج ب ضلع لائل پور
۲۴۵۷ مکرم سلیم احمد صاحب لاہور
۲۴۵۸ مکرم چوہدری احمد دین صاحب چک ۵۵ ضلع ساہیوال
۲۴۵۹ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب چک [illegible] ضلع ساہیوال
۲۴۶۰ مکرم مولوی علی محمد صاحب چک نمبر ۶ مربع ضلع لائل پور
۲۴۶۱ مکرم نصیر احمد صاحب چیمہ کوٹھ چوہدری سلطان احمد ضلع حیدرآباد
۲۴۶۲ مکرم ملک عطاء اللہ صاحب سکنہ بجوکہ ضلع سرگودہا
۲۴۶۳ مکرم ملک احمد یار صاحب سکنہ بجوکہ ضلع سرگودہا
۲۴۶۴ مکرم محمد علی صاحب چچہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا
۲۴۶۵ مکرم چوہدری عبد الباسط صاحب لوہیری والا ضلع گوجرانوالہ
۲۴۶۶ مکرم میاں محمد علی صاحب لوہیری والا ضلع گوجرانوالہ
۲۴۶۷ مکرم قاسم علی صاحب جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ
۲۴۶۸ مکرم تاج محمد صاحب ابڑو ضلع لاڑکانہ
۲۴۶۹ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ
۲۴۷۰ مکرم شیخ محمد صادق صاحب انصاری حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۲۴۷۱ مکرم رحمت خان صاحب ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ
۲۴۷۲ مکرم محمد شریف صاحب گلسیاں ضلع شیخوپورہ
۲۴۷۳ مکرم محمد ایوب صاحب گلسیاں ضلع شیخوپورہ
۲۴۷۴ مکرم چوہدری فتح دین صاحب چک نمبر ۵ رتی خاص ضلع شیخوپورہ
۲۴۷۵ مکرم عبد الکریم صاحب چک نمبر ۹۶ گ ب ضلع لائل پور
۲۴۷۶ مکرم نور محمد صاحب چک ۵ ج ب مربع ضلع لائل پور
۲۴۷۷ مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر لاہور
۲۴۷۸ مکرم چوہدری احمد دین صاحب کھریا ضلع سیالکوٹ
۲۴۷۹ مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب میانہ پنڈ ضلع سیالکوٹ
۲۴۸۰ مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب چک نمبر [illegible] ضلع سرگودہا
۲۴۸۱ مکرم چراغ دین صاحب بمقام دریاپور ضلع سیالکوٹ
۲۴۸۲ مکرم چوہدری عبد الحق صاحب بچن کے ضلع سیالکوٹ
۲۴۸۳ مکرم شریف احمد صاحب سکنہ گھنوکے ضلع سیالکوٹ
۲۴۸۴ مکرم بشیر احمد صاحب بھڑی چٹھہ ضلع گوجرانوالہ
۲۴۸۵ مکرم محمد دین صاحب بھڑی چٹھہ ضلع گوجرانوالہ
۲۴۸۶ مکرم عبد الرحمان صاحب احمدی چک [illegible] ضلع شیخوپورہ
۲۴۸۷ مکرم منیر احمد صاحب چک نمبر ۱۸ بھوڑو ضلع شیخوپورہ
۲۴۸۸ مکرم عبد الحکیم صاحب جوڑا ڈیرہ غازیخاں
۲۴۸۹ مکرم محمد اسلم صاحب عابد مرضے آنبہ ضلع شیخوپورہ
۲۴۹۰ مکرم ڈاکٹر ممتاز علی صاحب اللہ آباد ضلع ڈیرہ غازیخاں
۲۴۹۱ مکرم تاج صاحب چک نمبر ۲ ضلع گجرات
۲۴۹۲ مکرم راجہ اللہ دتا صاحب چک نمبر ۲ ضلع گجرات

حقیقی احمدی کا ثبوت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے سفر یورپ میں فرمایا تھا:-

"مسجد نصرت جہاں (کوپن ہیگن) کا افتتاح بلاشبہ ہماری تاریخ کا ایک عظیم واقعہ ہے۔ لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ اب ہم پر اور بھی زیادہ گراں بہا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ یہ کہ آئندہ ہمیں اور بہت سی مسجدیں تعمیر کرنا ہیں۔ اور اپنے حقیقی احمدی ہونے کا ثبوت دینا ہے"۔

جماعت احمدیہ اپنے اس فرض منصبی سے اُس وقت عہدہ برآ ہو سکتی ہے جبکہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ سکیم مساجد بیرون (جس کی اشاعت کثرت سے جماعت میں کی جا چکی ہے) پر پوری طرح لبیک کہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پتہ درکار ہے

نظارت ہذا کو شمس الاسلام بیگ صاحب اور ظفر الاسلام بیگ صاحب پسران ڈاکٹر سراج الدین شاہ صاحب کے پتہ کی ضرورت ہے۔

اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو از راہ نوازش ان کے پتے سے اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

درخواست دُعا

الحمد للہ کہ مکرم الحاج ڈاکٹر محمد محمود خان صاحب سنوری جو راولپنڈی کے مخلص اور بزرگ کارکنوں میں سے ہیں فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد ۱۸ اپریل کو بخیریت راولپنڈی واپس پہنچ گئے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے حج کو قبول فرمائے اور انہیں مزید اسلام اور احمدیت کی خدمت اور اپنی عبادت کی توفیق بخشے خان صاحب موصوف کی طبیعت لمبے سفر اور پیرانہ سالی کی وجہ سے آجکل کمزور ہے۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی

ہیضمین

ہیضہ کی تریاق گولیاں

یہ گولیاں ہیضہ جیسے وبائی امراض کے لئے بہت کامیاب ہیں بدہضمی کی جملہ امراض کے لئے مفید ہیں۔ حفظ ماتقدم کے طور پر اس کا استعمال ہیضہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ آج ہی ایک شیشی خرید لیجئے۔

قیمت فی شیشی دو روپے

تیار کردہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

رشوت — ایک قومی جرم

102

یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ جس معاشرہ میں رشوت سرایت کر جائے وہ کبھی متوازن اور مستحکم نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رشوت لینے والے اور دینے والے اور دونوں کے درمیان دلالی کرنے والے تینوں پر لعنت بھیجی ہے ایک حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے کہ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں جہنم میں جائیں گے۔"

مندرجہ بالا حدیث سے یہ بات صاف واضح ہے کہ یہ ایک ذلیل ترین فعل ہے کیونکہ اس سے انسان میں کردار کی بلندی۔ حق رسانی دیانت۔ شرافت۔ ایسے تمام فضائل مفقود ہو جاتے ہیں اور انسان اشرف المخلوقات کے زمرے سے نکل کر حیوانیت کے درجے پر آ جاتا ہے۔

رشوت اس وجہ سے ایک قبیح فعل ہے کہ اس کی بنیاد نا انصافی پر رکھی گئی ہے۔ کوئی شخص بھی کسی جائز کام کے لئے رشوت دینے پر کبھی آمادہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جائز کام تو رشوت کے بغیر بھی ہوتے رہتے ہیں۔

رشوت کے متعلق واقعات تو روزانہ سننے میں آتے ہی ہیں لیکن اس کے بارے میں سب سے بڑا واقعہ برطانیہ میں پیش آیا ہے برطانیہ کے لوگوں نے یہ خبر بڑی حیرت سے سنی کہ عدلیہ کا ایک جج رشوت میں ملوث پایا گیا۔ جج معطل ہو گیا اور اس کے خلاف تحقیقات کرنے کے لئے اعلیٰ ججوں کا ایک ٹریبونل مقرر کیا گیا ہے۔ کافی عرصہ سماعت ہوتی رہی اور ساتھ ہی طرح طرح کی قیاس آرائیاں بھی جاری رہیں۔ مگر ٹریبونل نے جج کو باعزت طور پر بری کر دیا۔ ایک دوست نے جج سے پوچھا کہ آپ کس طرح پھنس ہو گئے جب کہ آپ کے خلاف شہادتیں معقول تھیں اور مکمل تھیں۔ جج نے سرگوشی کے انداز میں دوست کو بتایا۔

ٹریبونل کے ججوں کو رشوت دے کر۔ گویا رشوت لینے والے کو اس بات کے لئے بھی آمادہ رہنا چاہیئے کہ اگر وہ رشوت لیتے ہوئے پکڑا جائے تو اسے بھی رشوت دینا پڑے گا اور وہ ایک کبھی نہ ختم ہونے والے شیطانی چکر میں پھنس جائے گا۔

رشوت کے متعلق اخلاقی نقطۂ نظر سے بحث کی جائے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ رشوت دو ہی مقاصد کے لئے دی جا سکتی ہے۔ یا تو انسان اپنا حق وقت سے پہلے حاصل کرنے کے لئے ناجائز طریقے کو آزماتا ہے اور یا پھر اپنے غلط دعویٰ کی تکمیل کے لئے اس غلط طریقِ کار کو اپناتا ہے۔

پہلی صورت میں یہ فعل اس لئے غیر اخلاقی ہے کہ کبھی بھی کسی ناجائز طریقے سے جائز حق کو حاصل نہیں کرنا چاہیئے۔ اس فعل کی جانب رجحان خود اتنا غیر اخلاقی فعل ہے کہ وہ اس جائز اور صحیح حق کو ناجائز اور باطل ثابت کرنے کے لئے کافی ہے اس معاملہ کا ایک اور پہلو بھی ہے اپنے جائز حق کے حصول کے لئے ناجائز ذرائع استعمال کرنے والے شخص کا نفسیاتی تجزیہ کیا جائے تو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک تو اسے اپنے حق کے جواز کا شعور نہیں اور دوسرے یہ کہ وہ قانون کی بالادستی پر یقین نہیں رکھتا۔ پہلی حالت میں وہ اپنے حق کے جواز کو غلط ثابت کر کے اس عذر سے بھی محروم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے جائز حق کے لئے یہ ناجائز ذریعہ اختیار کر رہا ہے اور دوسری حالت میں وہ قانون کی بالادستی پر عدم اعتماد ظاہر کر کے معاشرہ اور قانون نظام میں ابتری پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

دوسری صورت میں اپنے غلط دعویٰ اور جائز حق کو ثابت کرنے کے لئے رشوت کا سہارا لینا اس لئے معیوب اور غیر اخلاقی فعل ہے کہ اس کے نتیجہ میں ایک اور شخص اپنے جائز حق سے محروم ہو جاتا ہے اور کسی شخص کو اپنے جائز حق سے کرنا ظلم عظیم ہے۔

گویا اس صورت میں دھوکہ اور فریب سے بات آگے بڑھ کر ظلم کی سرحد میں داخل ہو جاتی ہے۔ کسی شخص کو اپنے حق سے محروم کر دینا انسانی معاشرہ کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ اگر غیر قانونی طریقے سے کسی شخص کو ایک جائز حق سے محروم ہو جانا پڑے اور یہ سب کچھ صرف فریق ثانی کی رشوت کی وجہ سے ہو تو اس سے کم از کم قانون کی بالادستی کا زریں تصور خاک میں مل جاتا ہے

رشوت کی لعنت کئی زندگی کی سطح پر ہر ملک میں پائی جاتی ہے اور اس کی اقسام بھی مختلف ہیں۔ نقدی کی صورت میں رشوت تو عام ہے مگر اس کے علاوہ بھی کچھ باتیں ایسی ہیں جو رشوت کے ذیل میں آتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کسی اہلکار کی بے جا خوشامد کرتے ہیں تو یہ بھی رشوت کی ایک قسم ہے۔

کسی اہلکار کو بار بار غیر ضروری طور پر سلام کرتے ہیں تو یہ بھی رشوت کے مترادف ہے کسی گاؤں کا خان حجرے میں آتا ہے تو کچھ لوگ دور ہی سے اس کو دیکھ کر دست بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی رشوت ہے کیونکہ اس میں ان کی کوئی اپنی غرض کارفرما ہوتی ہے ان باتوں سے میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ سوشل نہ بنیں اپنے معاشرے کے ساتھ اپنے سارے رشتے توڑ دو۔ دوسروں سے ملنا جلنا چھوڑ دو

یہ سب کچھ زندگی کی لوازمات ہیں لیکن ان میں نیت صالح رہے۔ نیت ہی سے جزا سزا ملے گی۔

رشوت دینے اور لینے کی سزا قانون میں مقرر ہے مگر عوام پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس لعنت کو مٹانے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لائیں تاکہ معاشرہ سے یہ لعنت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے ہر شخص کو احساس کرنا چاہیئے کہ رشوت دینا ایک قومی جرم ہے اور رشوت دینے سے ہماری اجتماعی زندگی متاثر ہوتی ہے۔

ایک اجتماعی وقارِ عمل

خدام نے ۲۲؍۳؍۶۸ بروز جمعۃ المبارک ایک اجتماعی وقارِ عمل لائل پور شہر کے ایک محلہ چیاں نامی میں منایا گیا۔ پچھلے دنوں سیم کے پانی کی وجہ سے وہاں کے مکینوں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ بعض مکانات گر گئے تھے ایک مفلوک الحال بیمار اور معذور عزیز جماعت دوست کا مکان بھی سیم کی زد میں آ گیا اس کے پاس کوئی ذریعہ اس کی تعمیر کا نہ تھا۔ چنانچہ خدام نے نہایت جانفشانی سے مسلسل چھ گھنٹے کام کر کے اس مکان کی ۱½ دیوار تعمیر کر دی اور اس کمرہ پر نئی چھت ڈال دی۔ اس تعمیر میں ۱۲۵۰ عدد اینٹ پختہ، دو عدد گوڈے چیل ۱۴ فٹ، ۲۶ عدد بالے کیکر، ۳ عدد سرکی کلانے) اور ۲۰۰ مکعب فٹ مٹی خرچ آئے۔ اینٹوں اور بالوں وغیرہ پر مبلغ -/۱۲۹ روپے خرچ ہوئے۔

اس کے علاوہ محلہ میں سیم کے پانی کی وجہ سے اکثر قبریں بیٹھ گئی تھیں۔ خدام نے ۲ گھنٹے لگاتار کام کر کے ۴۵ قبروں پر ۵۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈال کر انہیں درست کیا۔

مذکورہ بالا تمام کام چیئرمین یونین کمیٹی نمبر ۱۵ کی رہنمائی میں ہوا۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور)

امانت تحریکِ جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت بھی ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

ہمیں امید ہے کہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

آئندہ سال چندوں کی خاطر خواہ وصولی کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دی جائے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے

برادران! صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب صرف چند دن باقی ہیں اور خاکسار کو قوی امید ہے کہ آپ اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہوں گے کہ لازمی چندوں یعنی چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی زیادہ سے زیادہ رقم وصول ہو کر ۳۰ اپریل ۱۹۶۸ء تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہو جائے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ آئندہ سال ان چندوں کی خاطر خواہ وصولی کے لئے ابھی سے یہ تیاری شروع کر دی جائے تا اگر اس سال کچھ کمی رہ گئی ہو تو آئندہ سال اس کی تلافی ہو سکے اور ہم اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ رحمتوں اور فضلوں کے وارث بن جائیں۔

اس غرض کے لئے سب سے مقدم دعا ہے ہمیں پورے جوش، استقلال اور تواتر سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ جہاں اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں اس زمانہ کے مامور کو قبول کرنے کی سعادت بخشی ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے خدمت بجا لانے کا موقع عطا فرمایا ہے وہاں ہمیں اپنی ذمہ داریاں باحسن وجوہ ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرماتا رہے۔ دوم یہ کہ بجٹ تیار کرتے وقت تمام احباب کو شامل کیا جائے اور ہر دوست کی آمد کا صحیح اندازہ درج کیا جائے۔ کمزور احباب کو بجٹ میں شامل نہ کرنے سے یا احباب کی آمدنیاں اصل سے کم درج کرنے سے ان کی اصلاح کے لئے کوشش کرنے کا دروازہ بند ہو جاتا ہے کہ جب مجبوری کی صورت میں شرح میں کمی کرائی جا سکتی ہے اور بقایا جات معاف ہو سکتے ہیں تو پھر بجٹ میں غلط آمد لکھوا کر اپنی روحانیت کو کیوں کمزور کیا جائے! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ نہایت ضروری بات ہے کہ بجٹ پورا بنایا جائے اگر باوجود میری اس تاکید کے عہدیداروں نے غفلت برتی تو ان کی غفلت دور کرنے کے لئے مجھے مناسب قدم اٹھانا پڑے گا۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے اس روحانی تکلیف میں نہیں ڈالیں گے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جو جماعتیں دلی شوق سے حضور کے اس ارشاد پر عمل کرتی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ غیب سے ان کے بجٹ پورے کرنے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔

سوم۔ اس امر کا عزم بالجزم کیا جائے کہ آئندہ سال شروع سے ہی وقت پر چندے وصول کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی یعنی زمیندار احباب سے ہر فصل پر اور دوسرے احباب سے ہر مہینہ چندہ وصول کرنے کے لئے انتہائی جدوجہد کی جائے گی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اس ارشاد کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں ہونے دیا جائے گا کہ:

"یہ جو ہمارے چندے ہیں بعض کو ہر ماہ اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی۔ اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ پس عہدیداروں کو چاہیئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں انہیں کوفت ہو نہ انہیں پریشانی لاحق ہو۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء)

چہارم۔ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پر بھی شروع سال سے ہی زور دیا جائے اور اس غرض کے لئے جماعتیں یہ تہیہ کر لیں کہ وہ ہر مہینہ بالالتزام اس بارہ میں اپنی جدوجہد کی رپورٹ مرکز کو بھجواتی رہیں گی۔ اور اس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل کر کے اس معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل کرنے کی پوری کوشش کریں گی۔ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:۔

"میرا تجربہ یہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔ دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے اور ہر ماہ چندہ عام کی ترسیل کے ساتھ اس چندہ کے متعلق رپورٹ ہونی چاہیئے جس سے معلوم ہو کہ اس بارہ میں کیا کوشش کی گئی ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۳ء)

پنجم۔ ہر جماعت اپنے احباب کے کھاتے مکمل رکھے اس کے بغیر بقایاجات کی وصولی کے لئے مؤثر جدوجہد نہیں کی جا سکتی اور جب تک بقایاجات کی وصولی پر زور نہ دیا جائے آئندہ بھی پوری وصولی کی امید نہیں کی جا سکتی۔ اگر کارکنوں کی غفلت کی وجہ سے کسی شخص کو یہ یقین ہو جائے بلکہ شبہ بھی پڑ جائے کہ اس سے سابقہ بقایا کا مطالبہ نہیں ہوگا تو اسے آئندہ چندوں میں ناغہ کرنے کی طرف رجحان ہو جاتا ہے اور وہ زیادہ خطرناک حد تک بقایادار بن جاتا ہے جس کے لئے ایک بڑی حد تک عہدیدار بھی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے پہلے بقایا کا مطالبہ نہ کیا۔ اور اس وجہ سے بقایا بڑھتا چلا گیا۔ اس صورت حال سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ کھاتے مکمل رکھے جائیں اور بقایاجات کی وصولی کے لئے متواتر اور مؤثر مطالبہ کیا جایا کرے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر گامزن عطا فرماتا رہے۔ (عبدالحق ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اخبار احمدیہ

بقیہ صفحہ اول

اس الہام میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض خفیہ نوعیت کی تنظیمیں خفیہ سازشوں اور خفیہ ہتھیاروں سے اسلام پر حملہ آور ہوں گی۔ لیکن خدا اپنے فضل سے انہیں ناکام کر کے تباہ و برباد کر دے گا۔ اس ضمن میں ہم پر یہ اہم اور عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی قربانیوں کو انتہائی معیار تک پہنچائیں اس کے بغیر ہم خدائی افضال کو جذب کرنے کے اہل نہیں بن سکتے۔ اسیطرح ابھی تحریف بائیبل کی تاریخ مختصر طور پر بیان کر کے اس ضمن میں بعض نئے انکشافات پر روشنی ڈالی گئی جن سے بائیبل کا محرف و مبدل ہونا مزید روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ ایک طرف اس نے آج سے اسی سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کاسر صلیب کی حیثیت سے مبعوث فرمایا اور دوسری طرف اس نے ابھی بے شمار تاریخی حقائق اور شواہد مہیا کرنے شروع کر دیئے جن سے بائیبل کا محرف و مبدل ہونا اور مروجہ عیسائی عقائد کا غلط ہونا ثابت ہوتا چلا گیا۔ جدید انکشافات کا یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ ابھی اس ضمن میں ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم ان نئے علوم سے جو اس ضمن میں روز بروز ظاہر ہو رہے ہیں پوری پوری واقفیت حاصل کریں اور پھر ان کی مدد سے بھی اسلام کی صداقت کو دنیا پر آشکار کریں۔ اسیطرح ابھی آپ نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کتنے زبردست حقوق مقرر فرمائے ہیں ان حقوق کی ادائیگی بجائے خود ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ سب ذمہ داریاں ہماری طاقت اور استعداد سے زیادہ نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی ان ذمہ داریوں کو نہایت احسن طریق پر ادا کریں۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم مکرم سید عبدالستار شاہ صاحب پسر محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کے دل کا اپریشن ۱۰ اپریل کو کراچی میں ہو رہا ہے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپریشن کے کامیاب ہونے اور عزیز کے جلد صحت یاب ہونے کے لئے دعا کریں۔

۲۔ مکرم ملک شرافت احمد صاحب کارکن دفتر وقف جدید کو ۲۷ مارچ کو دل کا سخت دورہ پڑا جس سے ان کو سخت کمزوری ہو گئی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت بخشے۔ آمین۔

۳۔ محترم علی گوہر صاحب گولبازار ربوہ گذشتہ کئی ماہ سے بیمار ہیں نیز بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کریں۔

۴۔ کویت سے مکرم چوہدری محمد شریف احمد صاحب نے تحریر کیا۔ مکرم مرزا محمد عثمان صاحب جو کہ نہایت ہی مخلص دوست ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی ہیں وہ ملازمت کے سلسلہ میں پریشان ہیں۔

احباب سے ان کی ملازمت کی بحالی اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴